Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

فون نمبر ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد

یوم جمعہ — قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۱۱ شوال ۱۳۹۵ھ ۔ ۱۷ اخاء ۱۳۵۴ہش ۔ ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۳۵

تمام مرکزی سالانہ اجتماع ملتوی کر دیئے گئے

جیساکہ کل شائع ہو چکا ہے مجلس انصار اللہ مرکزیہ ، مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ، لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور اطفال و ناصرات کے جو سالانہ اجتماع اس ماہ کے آخر میں ربوہ میں منعقد ہونے والے تھے وہ سب بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے اب ملتوی کر دیئے گئے ہیں۔

تمام امرائے جماعت ، مربیان سلسلہ او رقائدین و زعماء مجالس اپنی اپنی جماعت اور مجلس کے تمام انصار ، خدام ، ممبرات لجنات اور اطفال و ناصرات کو اس سے مطلع کر دیں اور بتا دیں کہ یہ جملہ سالانہ اجتماع اب منعقد نہیں ہو رہے۔

۳۰ اکتوبر کو جو نعتیہ مشاعرہ ہونے والا تھا وہ بھی سردست ملتوی کر دیا گیا ہے۔

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۷ اخاء ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تا حال بغرض علاج لندن میں قیام فرما ہیں۔

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے ۔ اگر ہیں غیر معمولی برکت دے ہر لحظہ اپنی حفاظت اور تائید و نصرت سے نوازے اور حضور بخیریت واپس مرکز سلسلہ میں تشریف لائیں۔ آمین

خاکسار کے والد محترم صاحبزادہ ابوالحسن صاحب قدسی ابن حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید تقریباً ایک ماہ سے بندشِ پیشاب کی وجہ سے میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ ان کا اپریشن ہوا ہے جو کامیاب رہا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

(مودود احمد)

میرے بڑے بھائی مکرم رانا منور احمد خان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع بہاولنگر کو اللہ تعالیٰ نے ۲۰ اگست ۱۹۷۵ء کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ۔ حضرت ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام رفیق احمد تجویز فرمایا ۔ یہ بچہ مکرم چوہدری نصر اللہ خان صاحب آف چک ۲۲ اچشتیاں کا پوتا اور مکرم رانا عبدالمجید صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۲۲ گ ۔ ب جڑانوالہ کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے لمبی صالح اور با اقبال زندگی عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(رانا مبشر احمد ایم۔ ایس سی۔ فزکس ڈیپارٹمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

غیر اللہ سے سوال کرنا مومنانہ غیرت کے صریح اور سخت مخالف ہے

یہ بڑی خطرناک اور دل کو کپکپا دینے والی بات ہے کہ انسان غیر اللہ سے سوال کرے

"یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ نماز جو اپنے اصلی معنوں میں نماز ہے دعا سے حاصل ہوتی ہے غیر اللہ سے سوال کرنا مومنانہ غیرت کے صریح اور سخت مخالف ہے کیونکہ یہ مرتبہ دعا کا اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔ جب تک انسان پورے طور پر حنیف ہو کر اللہ تعالیٰ ہی سے سوال نہ کرے اور اسی سے نہ مانگے سچ سمجھو کہ حقیقی طور پر وہ سچا مسلمان اور سچا مومن کہلانے کا مستحق نہیں۔ اسلام کی حقیقت ہی یہ ہے کہ اس کی تمام طاقتیں اندرونی ہوں یا بیرونی سب کی سب اللہ تعالیٰ ہی کے آستانہ پر گری ہوئی ہوں جس طرح پر ایک بڑا انجن بہت سی کلوں کو چلاتا ہے پس اسی طور پر جب تک انسان اپنے ہر کام اور ہر حرکت و سکون کو اسی انجن کی طاقت عظمیٰ کے ماتحت نہ کر لیوے وہ کیونکر اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا قائل ہو سکتا ہے اور اپنے آپ کو اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کہتے وقت واقعی حنیف کہہ سکتا ہے؟ جیسے منہ سے کہتا ہے ویسے ہی ادھر کی طرف متوجہ ہو تو لاریب وہ مسلم ہے وہ مومن اور حنیف ہے۔ لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا غیر اللہ سے سوال کرتا ہے اور اُدھر بھی جھکتا ہے وہ یاد رکھے کہ بڑا ہی بدقسمت اور محروم ہے کہ اس پر وہ وقت آجانے والا ہے کہ وہ زبانی اور نمائشی طور پر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف نہ جھک سکے۔ ترکِ نماز کی عادت اور کسل کی ایک وجہ یہ بھی ہے کیونکہ جب انسان غیر اللہ کی طرف جھکتا ہے تو روح اور دل کی طاقتیں اس درخت کی طرح جس کی شاخیں ابتداءً ایک طرف کر دی جائیں اور اس طرف جھک کر پرورش پالیں، ادھر ہی جھکتی ہیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک سختی اور تشدد اس کے دل میں پیدا ہو کر اسے منجمد اور پتھر بنا دیتا ہے۔ جیسے وہ شاخیں پھر دوسری طرف مڑ نہیں سکتیں اسی طرح دل اور روح دن بدن خدا تعالیٰ سے دور ہوتی جاتی ہے۔ پس یہ بڑی خطرناک اور دل کو کپکپا دینے والی بات ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے سے سوال کرے"۔

(ملفوظات جلد اوّل صہ ۱۴۴)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۱۸ بابت ۲۵ تا ۲۸ ستمبر ۱۹۷۵ء

(قسط دوم)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا سویڈن کے ساحلی شہر گوٹن برگ میں ورود مسعود

دلوں کو اہتزاز کی کیفیت طاری کرنیوالے تائید و نصرت الٰہی کے تابندہ و درخشندہ نشان کا ظہور

حضور کی زیارت سے مشرف ہونے پر گوٹن برگ میں مقیم چودہ یوگوسلاوین باشندوں کی جماعت احمدیہ میں شمولیت

سویڈن میں سب سے پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کے پہلے طیّب و شیریں ثمر پر احبابِ جماعت احمدیہ میں خوشی و مسرت کی لہر

(الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے):

۲۷ ستمبر ۱۹۷۵ء

آج وہ روز سعید تھا جس کی سعادت کی آئینہ دار مبارک و مسعود ساعتوں میں گوٹن برگ شہر میں سویڈن کی سرزمین پر پہلی اور بہمہ وجوہ تاریخی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کی مبارک تقریب کا انعقاد عمل میں آنا تھا۔ اور اِسی بلند و بالا اور ارفع و اعلیٰ مقصد کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفۂ برحق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے علالت کے باوجود لندن سے گوٹن برگ تک کا طویل اور تھکا دینے والا سلسلہ وار سفر اختیار فرمایا تھا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حسب پروگرام گیارہ بجے قبل دوپہر گوٹن برگ کے علاقے "ہیگس بو ہوئیدن" (HOGSBO HOJDEN) کی "ٹولو شیلنگ گاٹن" (TOLVSKILLNGS GATAN) نامی سڑک پر پہاڑی کے سرے پر واقع اُس قطعۂ زمین پر ایک سادہ و پُر وقار تقریب میں اپنے دستِ مبارک سے مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا جسے اللہ تعالیٰ نے ازل سے اِس خطۂ زمین میں اپنے پہلے گھر کی تعمیر کے [illegible] کر رکھا تھا اور ارد گرد کا [illegible] رہائشی مکانات سے عرصہ [illegible] ہونے کے باوجود [illegible] کو اپنے گھر کے لئے محفوظ رکھا ہوا تھا۔ پہلے خانۂ خدا کا سنگِ بنیاد رکھے جانے اور اِس غرض کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفۂ برحق کے وہاں تشریف لانے سے اِس قطعۂ زمین کی قسمت جاگ اُٹھی اور اسے وہ تقدس مل گیا جس کا ارادۂ الٰہی میں یہ قطعۂ زمین ازل سے مستحق قرار پاچکا تھا۔ اِس طرح اہلِ سویڈن کے قلوب اسلام کے لئے جیتے جانے کی مضبوط و مستحکم بنیاد ہمیشہ ہمیش کے لئے قائم ہوگئی اور اِس سرزمین کے حتمی اور یقینی طور پر اپنے ربّ کے نور سے چمک اُٹھنے کی طرح پڑ گئی اور یہ حقیقت عملی شکل اختیار کر کے اہلِ سویڈن کے سامنے آئے بغیر نہ رہی کہ

أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ط أَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ○ (الانبیاء آیت ۴۵)۔

اور وہ زمانہ اور وہ روزگار مومنوں کی آنکھوں کے سامنے آئے بغیر نہ رہا۔ جب بفیضِ رحمتِ پروردگار سویڈن میں بھی ہر طرف اسلام ہی اسلام کامیاب و کامگار نظر آئے گا، اور خدائے واحد کے پرستار اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جان نثار و فداکار اِس میں آباد نظر آئیں گے۔ مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب ایک یادگار اور تاریخی موقع تھا اور ہمیشہ رہے گا۔

مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے، گھوم پھر کر مسجد کی زمین کا معائنہ فرمانے اور تقریب میں شرکت کرنے والے سینکڑوں افراد سے باتیں کرنے کے بعد حضور ایدہ اللہ ساڑھے بارہ بجے دوپہر وہاں سے ہوٹل سکنڈے نیویا واپس تشریف لائے اور نصف گھنٹہ وہاں ٹھہرنے کے بعد ایک بجے بعد دوپہر گوٹن برگ کے مشن ہاؤس میں تشریف لے گئے جہاں جماعتِ احمدیہ گوٹن برگ کے احباب (مرد اور خواتین) اور تقریب میں شرکت کی غرض سے یورپ کے متعدد ممالک سے تشریف لائے ہوئے احباب بہت کثیر تعداد میں جمع تھے۔ مردوں اور مستورات کی نشست کا علیحدہ علیحدہ کمروں میں انتظام تھا۔ وہاں پہنچ کر حضور ایدہ اللہ نے احباب سے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے مستورات سے ملاقات فرمائی۔ حضور نے سب احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا اور انہیں حقائق و معارف سے سرفراز فرمایا۔ گوٹن برگ میں مقیم یوگوسلاوین احمدی احباب اور غیر از جماعت احباب بھی خاصی بڑی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ وہ حضور کی ملاقات سے مشرف اور حضور کے ارشادات سے مستفیض ہو کر از حد مسرور نظر آ رہے تھے۔ حتیٰ کہ بشاشت ان کے چہروں سے پھوٹی پڑ رہی تھی۔ حضور نے ان سے کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ چنانچہ جملہ حاضر احباب نے حضور کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنے کی سعادت حاصل کی اور پھر اجتماعی دعا کرانے کے بعد تین بجے سہ پہر کے بعد ہوٹل سکنڈے نیویا واپس تشریف لے آئے۔

۲۸ ستمبر ۱۹۷۵ء بروز اتوار

آج حضور نے گوٹن برگ میں نہایت مصروف دن گزارا۔ صبح نو بجے حضور نے ہوٹل سکنڈے نیویا میں جہاں حضور ایدہ اللہ قیام فرما تھے، یورپ کے جملہ احمدیہ مشنوں کے مبلغین کی کانفرنس کی صدارت فرمائی، جس میں تبلیغِ اسلام کے موجودہ نظام میں وسعت پیدا کرنے اور یورپ کے مختلف ممالک کی احمدیہ جماعتوں میں تربیت کے نظام کو زیادہ مؤثر بنانے سے متعلق امور زیرِ غور آئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان ہر دو قسم کے امور سے متعلق مبلغین کرام کو بیش قیمت نصائح اور ہدایات سے نوازا۔ اِس کانفرنس میں جو ایک گھنٹہ سے زائد عرصہ تک جاری رہی۔ امام مسجد فضل لندن مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق، مبلغِ سپین مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر، امام مسجد نور فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) مکرم فضل الٰہی صاحب انوری، امام مسجد فضل عمر ہمبورگ (مغربی جرمنی) مکرم حیدر علی صاحب ظفر، امام مسجد محمود زیورک (سوئٹزرلینڈ) مکرم سید میر مسعود احمد صاحب، امام مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن (ڈنمارک) مکرم کمال یوسف صاحب اور مبلغ سویڈن مکرم منیر الدین احمد صاحب کو شرکت کرنے اور تبلیغی و تربیتی امور سے متعلق حضور ایدہ اللہ کے ارشادات سے مستفیض ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

بعد ازاں حضور نے اُن احباب کو جو انگلستان، مغربی جرمنی، ڈنمارک، ناروے اور سویڈن کے مختلف شہروں سے سویڈن میں تعمیر کی جانیوالی پہلی مسجد کے سنگِ بنیاد کی تقریب میں شرکت کی غرض سے گوٹن برگ آئے ہوئے تھے علیحدہ علیحدہ شرفِ ملاقات بخشا۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ بعد دوپہر تک جاری رہا۔

اُسی روز نمازِ عصر کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا، محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب، محترم شاہد احمد خان صاحب، محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن، محترم سید مسعود احمد صاحب امام مسجد زیورک، محترم کمال یوسف صاحب امام مسجد زیورک محترم منیر الدین احمد صاحب مبلغ سویڈن اور جماعت احمدیہ کوپن ہیگن اور جماعت احمدیہ اوسلو کے بعض احباب کی معیت میں اُس مقدس و مبارک قطعۂ زمین کے تفصیلی معائنہ کیلئے تشریف لے گئے جہاں حضور ایدہ اللہ نے ایک روز پہلے یعنی ۲۷ ستمبر کو گیارہ بجے قبل دوپہر سویڈن میں تعمیر کی جانیوالی پہلی مسجد کا اپنے دستِ مبارک سے سنگِ بنیاد رکھا تھا۔ حضور ایدہ اللہ نے اِس قطعۂ زمین کا تفصیلی معائنہ فرمایا اور اس کے نہایت دلکش محلِ وقوع (باقی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کامل اور عالمگیر کتاب — قرآنِ عظیم

مکرم مولوی انیس الرحمٰن صاحب شاہد مربی سلسلہ

اللہ تعالیٰ نے نوع انسان کی ہدایت کے لئے مختلف اوقات میں مختلف انبیاء کو کتب عطا فرمائی ہیں جو ایک وقت اور مدت تک ان اقوام کی بہبودی اور بھلائی کے لئے ان کی رہنمائی کرتی رہی ہیں وہ کتابیں مختص الوقت اور مختص القوم تھیں۔ اس لئے وہ ان اقوام کی محدود استعدادوں اور طاقتوں کی نشوونما کرتی رہیں۔ اس کے مقابل پر آج سے چودہ سو سال قبل ہمارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جامع کامل اور عالمگیر کتاب قرآن عظیم کی شکل میں عطا فرمائی گئی جو انسانی طاقتوں کی کامل اور مکمل نشوونما کرتی ہے۔ اس کتاب کو مکمل ضابطہ حیات قرار دیا گیا ہے۔ یہ کتاب ہر قسم کے شک و شبہ سے بالا اور تمام آلائشوں سے پاک اور مطہر ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ۔ (البقرہ)

یعنی کامل کتاب ہے اس میں کوئی شک نہیں اسی طرح فرمایا:۔

مَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ۔

(قلم آیت ۵۳)

یعنی یہ کتاب ساری دنیا کے لئے شرف اور نصیحت لے کر آئی ہے پھر ایک اور مقام پر فرمایا:۔

لَا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ۔

(حٰم سجدہ آیت ۴۳)

یعنی باطل نہ اس کے آگے سے آسکتا ہے نہ اس کے پیچھے سے وہ بڑی حکمتوں والے اور بڑی تعریفوں والے خدا کی طرف سے اترا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عظیم کتاب کو صرف شک و شبہ سے بالا ہی قرار نہیں دیا بلکہ اس کتاب کے ساتھ تمام اقوام کی بھلائی اور بہبودی وابستہ قرار دی گئی ہے۔ منکرین کو مقابلہ کے لئے بھی بلایا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔ فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ۔

(ھود آیت ۱۴)

کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے کتاب کو اپنے پاس سے بنا لیا ہے تو انہیں کہہ اگر تم اس بیان میں سچے ہو تو تم بھی اس جیسی دس سورتیں اپنے پاس سے بنا لاؤ اور اللہ کے سوا جس کو بھی اپنی مدد کے لئے لانے کی تمہیں طاقت ہو اسے بلا لو۔ پس اگر وہ تمہاری بات قبول نہ کریں تو جان لو کہ یہ کلام تم پر اتارا گیا ہے اللہ کے خاص علم پر مشتمل ہے

اسی طرح ایک اور مقام پر انسانوں اور جنوں کو اس کتاب عظیم کے مقابلہ کے لئے بلایا گیا۔ جیسا کہ خود قرآن کریم کا دعویٰ ہے:۔

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا

(سورہ بنی اسرائیل ۸۹)

تو انہیں کہہ کہ اگر تمام انسان بھی اور جن بھی اس کی نظیر لانے کے لئے جمع ہو جائیں تو پھر بھی وہ اس کی نظیر نہیں لا سکیں گے خواہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہی کیوں نہ بن جائیں۔

یعنی (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تو انہیں کہہ دے کہ اگر تمام انسان بھی اور جن بھی اس کی نظیر لانے کے لئے جمع ہو جائیں پھر بھی وہ اس کی نظیر نہیں لا سکیں گے خواہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہی کیوں نہ بن جائیں۔ الغرض قرآن عظیم محض کامل اور جامع کتاب ہی نہیں بلکہ وہ اپنے ہر دعوے کی دلیل بھی پیش کرتا اور ہر حکم کی حکمت بیان کرتا ہے۔ اس کے منجانب اللہ ہونے کی عظیم دلیل ہے۔ جیسا کہ اس زمانہ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جو تعلیم اصولی فرقانِ مجید کی دلائل حکمیہ پر مبنی اور مشتمل ہے یعنی فرقان مجید ہر یک اصول اعتقادی کو جو مدار نجات کا ہے محققانہ طور سے ثابت کرتا ہے اور قوی اور مضبوط فلسفی دلیلوں سے بپایہ صداقت پہنچاتا ہے۔ جیسے وجود صانع عالم کا ثابت کرنا۔ توحید کو بپایہ ثبوت پہنچانا ضرورت الہام پر دلائل قاطعہ کا لکھنا اور کسی احقاقِ حق اور ابطال باطل سے قاصر نہ رہنا پس یہ امر فرقان مجید کے منجانب اللہ ہونے پر بڑی بزرگ دلیل ہے۔ جس سے حقیقت اور افضلیت اس کی بوجہ کمال ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ دنیا کے تمام عقائد فاسدہ کو ہر یک نوع اور ہر صنف کی غلطیوں سے بدلائل واضحہ پاک کرنا اور ہر قسم کے شکوک اور شبہات کو جو لوگوں کے دلوں میں دخل کر گئے ہوں۔ براہین قاطعہ سے مٹا دینا اور ایسا مجموعہ اصولِ مدللہ اور محققہ مثبتہ کا اپنی کتاب میں درج کرنا کہ نہ پہلے اس سے وہ مجموعہ کسی الہامی کتاب میں ہو اور نہ کسی ایسے حکیم اور فیلسوف کا پتا مل سکتا ہو کہ جو کبھی کسی زمانہ میں اپنی نظر اور فکر اور عقل اور قیاس اور فہم اور ادراک کے زور سے اس مجموعہ کی حقیقی سچائی کا دریافت کرنے والا ہو چکا ہو اور نہ کبھی کسی پہلے حکیم نے ایک ذرہ ایسی بات کا ثبوت دیا ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کوئی ایک آدھ دن کسی مدرسہ یا مکتب میں پڑھنے بیٹھے تھے یا کسی سے کچھ علم معقول یا منقول سیکھا تھا یا کبھی کسی فلسفی اور منطقی سے ان کی صحبت اور مخالطت رہی تھی کہ جس کے اثر سے انہوں نے ہر یک اصول عقد پر دلائل فلسفہ قائم کر کے تمام عقائد مدار نجات کی حقیقی سچائی کو ایسا کھول دیا کہ جس کی نظیر صفحہ روزگار میں کہیں نہیں پائی جاتی۔ یہ ایسا کام ہے کہ بجز تائید الٰہی اور الہام ربانی کے ہرگز کسی سے انجام پذیر نہیں ہو سکتا۔ پس ناچار عقل اس بات پر قطع واجب کرتی ہے جو قرآن شریف اس خدائے وحدہ لاشریک کا کلام ہے کہ جس کے علم کے ساتھ کسی انسان کا علم برابر نہیں۔"

(براہین احمدیہ حصہ اول صفحہ ۵ تا صفحہ ۷)

اسی طرح حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم خدا نے اپنے کلام الٰہی ہونے کی نسبت جو ثبوت دیئے ہیں اگرچہ میں ان سب ثبوتوں کو تفصیل وار نہیں لکھ سکتا لیکن اتنا لکھتا ہوں کہ منجملہ ان ثبوتوں کے بیرونی دلائل ہیں جیسے پیش از وقت نبیوں کا خبر دینا جو انجیل میں بھی لکھا ہوا آپ پاؤ گے دوسرے ضرورت حقہ کے وقت قرآن شریف کا آنا یعنی ایسے وقت پر جب کہ عملی حالت تمام دنیا کی بگڑ گئی تھی اور نیز اعتقادی حالت میں بھی بہت اختلاف آ گئے تھے۔ اور اخلاقی حالتوں میں بھی فتور آ گیا تھا تیسرے اس کی حقانیت کی دلیل اس کی تعلیم کامل ہے کہ اس نے آکر ثابت کر دکھلایا کہ موسیٰ کی تعلیم بھی ناقص تھی جو ایک شق سزا دہی پر زور ڈال رہی تھی اور مسیح کی تعلیم بھی ناقص تھی جو ایک شق عفو اور درگذر پر زور ڈال رہی تھی اور گویا ان کتابوں نے انسانی درخت کی تمام شاخوں کی تربیت کا ارادہ ہی نہیں کیا تھا۔ صرف ایک ایک شاخ پر کفایت کی گئی تھی۔ لیکن قرآن کریم انسانی درخت کی تمام شاخوں یعنی تمام قوتوں کو زیر بحث لایا اور تمام کی تربیت کے لئے اپنے اپنے محل و موقع پر حکم دیا جس کی تفصیل ہم اس تھوڑے سے وقت میں کر نہیں سکتے۔"

(تبلیغ رسالت جلد سوم صفحہ ۵۸)

نیز قرآن عظیم نے صرف یہی کام نہیں کیا کہ اس نے انسانی طاقتوں کی نشوونما کے سامان پیدا کئے بلکہ اس نے قوموں کے درمیان صلح کی بنیاد ڈالی۔ ہر ایک قوم کے نبیوں کو منوایا ان کی عصمت کو تسلیم کیا دنیا کے سامنے ان کی صداقت کو پیش کیا اور ان کے پاک اور راستباز ہونے کی گواہی دی۔ یہ اس کی صداقت کی عظیم دلیل ہے۔ غیر مسلم بھی اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں کہ قرآن کریم ایک عظیم کتاب ہے اور اس کی تعلیمات فطرت انسانی کے مطابق ہیں یہ حق و صداقت پر قائم اور ضلالت و گمراہی شرک و بدعت اور دیگر جملہ اخلاقی برائیوں کا قلع قمع کرنے والی کتاب ہے۔ مشہور مورخ مسٹر ایڈورڈ گبن لکھتے ہیں:۔

"ہر انصاف پسند شخص اس حقیقت کا اقرار کرنے کے لئے مجبور ہے کہ قرآن ایک بے نظیر قانون ہدایت ہے اس کی تعلیمات فطرت انسانی مطابق ہیں۔ کہ اور وہ اپنے اثر کے لحاظ سے ایک حیرت انگیز پوزیشن رکھتا ہے اس نے وحشی عربوں کی زبردست اصلاح کی۔ ہمدردی اور محبت کے جذبات سے ان کے دلوں کو معمور کیا اور قتل اور خون ریزی کو ممنوع قرار دیا۔ یہ اس کا عظیم الشان کارنامہ ہے"۔

(ہسٹری آف دی ورلڈ ص۲۶۸)

اسی طرح ایک اور مغربی محقق مسٹر ٹامس کارلائل قرآن مجید کی عظمت کے بارہ میں لکھتے ہیں۔

"قرآن ایک آسان اور عام فہم مذہبی کتاب ہے جس کی نسبت مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اسکو خدا نے نازل کیا ہے یہ کتاب ایسے وقت میں دنیا کے سامنے پیش ہوئی جب کہ طرح طرح کی گمراہیاں مشرق سے مغرب تک اور شمال سے جنوب تک پھیلی ہوئی تھیں انسانیت اور شرافت اور تہذیب و تمدن کا نام و نشان مٹ چکا تھا۔ ہر طرف بے چینی اور بدامنی نظر آتی تھی اور نفس پرستی کی تاریکیوں کا طوفان امڈ آیا تھا قرآن نے اپنی تعلیمات سے امن و سکون اور محبت کے جذبات پیدا کئے۔ بے حیائی کی تاریکی کافور ہو گئی۔ اور ظلم و ستم کا بازار سرد پڑ گیا ہزاروں گم کردہ راہ صراط مستقیم پر گامزن ہو گئے۔ بے شمار وحشی لوگ شائستہ انسان بن گئے۔ اس کتاب نے دنیا کی کایا پلٹ دی۔ اس نے جاہلوں کو عالم اور ظالموں کو رحم دل اور عیش پرستوں کو پرہیزگار بنا دیا۔ یہی وہ کتاب ہے جو آج چالیس کروڑ "اب قریباً اسی کروڑ" انسانوں پر حکومت کرتی ہے اور وہ اس کی تعظیم کے لئے وقف ہیں"۔

(دی پاپولر ریلیجن آف دی ورلڈ ص۱۱۵)

بالآخر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن عظیم کے ہر حکم پر کما حقہٗ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا ہم فلاح دارین کے وارث بن سکیں۔ آمین اللہم آمین۔

محترم والدین کی یاد اور اُن کا ذکر خیر

محترمہ زینب حسن صاحبہ سرور روڈ لاہور چھاؤنی

آج میرے محترم والد صاحب کی وفات کو ۱۳ سال ہو گئے ہیں اور والدہ صاحبہ محترمہ کو فوت ہوئے ۵ سال ہو گئے ہیں ان کے پیار اور شفقت اور سب سے بڑھ کر ان کی تقویٰ و طہارت اور پاکیزہ زندگی کو یاد کر کے میری آنکھیں اب بھی اشکبار ہو جاتی ہیں۔

یہ عجیب اتفاق ہے کہ محترم والد صاحب اور والدہ صاحبہ محترمہ کی پیدائش کی تاریخ ۱۲ اکتوبر ہے اور وفات کے وقت کی عمر بھی دونوں کی ایک ہی تھی۔ ۵ سال ہو گئے۔ میں نے سکندر آباد اپنے آبائی گھر کا رُخ نہیں کیا ہے کہ والدین مرحومین کے بغیر اپنے گھر کو دیکھنے دل تیار نہیں۔

پانچ وقتہ نمازوں کے علاوہ نماز اشراق اور تہجد کی اور تلاوت کو بارہ ایک بجے تک تصنیف کے کام میں مصروف رہنا۔ دن میں بھی دفتر میں زیادہ تبلیغی ٹریکٹ اور خطوط کو دیکھنا۔ تمام علاقہ بھر کو صداقت کا پیغام پہنچانا والد صاحب کا معمول تھا۔ بس اسلام و احمدیت کی اشاعت کی دھن ہر وقت لگی رہتی تھی رمضان المبارک میں ان کی عبادت میں اور اضافہ ہو جاتا۔ نماز تراویح کے بعد جب ہم تھک کے بستر کا رُخ کرتے تو یہ فرشتہ خصلت انسان پھر وضو کر کے نفل کی نیت باندھ کر خدا کے حضور حاضر ہو جاتا۔ علاوہ رمضان کے سال میں کئی نفلی روزہ رکھتے۔ رمضان میں زیادہ سخاوت کرتے اور سلسلے کے تمام سالانہ چندے ادا کرتے اور خاندان کی عورتوں سے زکوٰۃ اسی ماہ میں ادا کرنے کو کہتے تاکہ ثواب زیادہ ہو۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے عجیب عشق اور محبت تھی ہر حکم پر سر تسلیم خم کرتے تحریک جدید کے تمام مطالبات پر عمل کرتے اور گھر والوں کو بھی عمل کرنے کی تاکید کرتے سادہ زندگی تو پہلے سے فطرت میں تھی۔ پھر اور زیادہ سادہ ہو گئی۔ ریل کے پہلے درجے کو چھوڑ کر دوسرے درجہ میں سفر کرنا شروع کیا۔ ایک سالن پر ہمیشہ عمل کیا۔ سینما دیکھنے حتیٰ کہ ریڈیو پر فلمی گانے بھی سننے سے منع فرماتے۔ حضرت مصلح موعودؓ کو بھی آپ سے محبت تھی۔ جب حضور ۱۹۵۵ء میں سفر یورپ پر جانے لگے تو آپنے ایک خط میں لکھا "آپ میری زندگی کے سفر کے ساتھی ہیں پھر میں آپکو کس طرح بھول سکتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس اللہ تعالیٰ نے سیٹھ عبدالرحمٰن ایدہ اللہ رکھا مدراسی کی شکل میں اپنے فرشتے بھجوائے تھے میرے پاس اللہ تعالیٰ نے آپ کی شکل میں فرشتے بھجوائے ہیں"۔ . . . . . آگے فرماتے ہیں وہ آپ نے ہمیشہ میرے ساتھ وفاداری کا سلوک کیا حالانکہ آپ انسان اور کمزور تھے خدا تعالیٰ جو طاقتور اور مالک ساز و سامان ہے وہ کس طرح آپ سے بے وفائی کر سکتا ہے اگر وہ آپ سے بے وفائی کرے گا تو گویا مجھ سے بے وفائی کرے گا"۔ . . . . . الخ۔ جب تک آپ کی مالی حالت اچھی رہی۔ آپ نے لاکھوں روپیہ تبلیغ اسلام صدقہ و خیرات اور مہمان نوازی میں صرف کیا۔ آپ فرماتے کہ جب قرض دیتا ہوں تو واپسی کی امید نہیں رکھتا بلکہ یہ جان کر کہ وہ کسی مجبوری سے ادا نہیں کر سکتا۔ فرماتے میری طرف سے اسکو معافی ہے۔

حیدر آباد دکن پر قبضہ کے بعد جب کاروبار نہ رہا کئی سال بعد والد صاحب سے ستمبر ۱۹۴۸ء کے بعد کی اور انکم ٹیکس کے بقایا جات کا مطالبہ کیا کئی لوگوں نے مشورہ دیا کہ صرف حساب چھپا دیں تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں۔ جیسا کہ اور بہت سے تاجروں نے کیا تھا لیکن والد صاحب محترم کو یہ بات گوارا نہ تھی انہوں نے اپنے آمد و خرچ کا ایک ایک پیسے کا حساب بنا دیا انکم ٹیکس کا افسر آپکی یہ صداقت و دیانتداری دیکھ کر حیران ہو گیا۔ خدا سے ڈرنے والا۔ دنیا اور اسکے مصائب سے کب ڈر سکتا ہے!

آخر عمر تک انکم ٹیکس کا بوجھ برداشت کرتے رہے! اے خدا تو ان کی تمام نیکیوں کو قبول فرما کر فضلوں و رحمتوں کی بارش فرما قبلہ والد صاحب اپنے نام عبداللہ کی طرح حقیقی معنوں میں خدا کے عبد اور غلام رہے۔ اسی طرح پیاری والدہ صاحبہ بھی اپنے نام سکینہ کی طرح سب کو تسکین دینے والی ثابت ہوئیں۔ حضرت پیر صاحب کا یہ قول تھا کہ "بہن جہاں جاتی ہیں۔ پریشانی دور کر کے دلوں کو تسکین دیتی ہیں"۔ ان کی اس محبت و اخلاص و ہمدردی کی وجہ سے ہر ایک کے لئے وہ "میٹھی اماں" کہلانے لگیں۔ بچپن سے نیک فطرت تھیں۔ گو ان کا آبائی مذہب تعزیہ وغیرہ کا قائل تھا۔ لیکن خدا کے فضل سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کر کے نماز روزہ، حج زکوٰۃ سب کی پابند ہو گئیں۔ اپنی تمام اولاد کے رشتے دین کی خاطر کئے۔

میں تمام بزرگوں اور اپنے احباب سے یہ دردمندانہ درخواست کرتی ہوں کہ وہ میری بڑی ہمشیرہ صاحبہ اور ان کے شوہر سیٹھ فاضل الدین کے لئے دعا فرمائیں جو بتقاضائے عمر بہت کمزور ہو گئے ہیں اور ساتھ ہی ان کی صاحبزادی عزیزہ مبارکہ کے لئے بھی دعا فرمادیں جو کہ قریباً ۳ سال سے وہ ایک نہایت تکلیف دہ مرض میں مبتلا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم تمام بچوں کو اپنے قابل احترام والدین کی طرح ان کے پاک نقش قدم پر چلنے والی بنا کر خدا کی زیادہ سے زیادہ خوشنودی حاصل کرنے والی بنائے اور خاتمہ بالخیر کرے آمین۔

سب بزرگ بھائی بہنوں کی دعاؤں کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جزائے خیر دے اور اپنے فضلوں سے نوازے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ والی عمر دے اور غلبہ اسلام کے دن اور کامیابیاں ہم سب کو دیکھنی نصیب کرے۔ نہ صرف ہمارا وطن عزیز پاکستان بلکہ تمام دنیا اللہ تعالیٰ کے رسول پاک خاتم النبیینؐ اور ان کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خوشنودی حاصل کرنے والی ہو۔

آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لندن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

(بقیہ صفحہ ۲)

کا جائزہ لینے کے بعد مبلغ ڈنمارک مکرم کمال یوسف صاحب اور مبلغ سویڈن مکرم منیر الدین احمد صاحب کو اس قطعۂ زمین کی صفائی اور زیبائش و آرائش سے متعلق ہدایات سے نوازا۔

حضور زمین کے تفصیلی معائنہ سے فارغ ہونے پر وہاں سے سیدھے گوٹن برگ کے مشن ہاؤس تشریف لے گئے جہاں حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کی غرض سے جماعت احمدیہ گوٹن برگ کے وہ گوٹن برگ میں مقیم بہت سے یوگوسلاوین احباب جمع تھے۔ یہ سب یوگوسلاوین احباب ایک عرصہ سے زیر تبلیغ تھے اور حضور ایدہ اللہ کے ساتھ ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے ازحد مشتاق تھے اور اسی شوق میں اس روز وہاں کھنچے چلے آئے تھے۔ مشن ہاؤس میں مردوں اور مستورات کے لئے نشست کا علیحدہ علیحدہ انتظام تھا۔ حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی زیارت کا شرف حاصل کرنے کی غرض سے متعدد یوگوسلاوین عورتیں بھی تشریف لائی ہوئی تھیں۔

حضور ایدہ اللہ کے مردانہ حصہ میں رونق افروز ہونے اور یوگوسلاوین احباب کے حضور ایدہ اللہ کی زیارت سے مشرف ہونے پر ایک عجیب کیف آور سماں بندھا اور ایک ایسا روح پرور نظارہ دیکھنے میں آیا کہ جس کی یاد کبھی دل سے محو نہیں ہو سکتی بلکہ جن خوش نصیبوں نے وہ منظر دیکھا اس کی یاد ان کے لئے ہمیشہ سرمایۂ افتخار رہے گی۔ حضور کی زیارت کا شرف حاصل کرنے پر یوگوسلاوین دوستوں میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی کہ ان کے چہرے مسرت و شادمانی سے تمتما اٹھے اور انہوں نے بلامبالغہ فرطِ مسرت سے جھومنا شروع کر دیا اور حضور سے مصافحہ کے لئے ایسے والہانہ انداز میں آگے بڑھے کہ ایک دوسرے پر گرنے لگے۔ ہر ایک ان میں سے حضور کے ساتھ مصافحہ کا شرف حاصل کر کے خوشی سے پھولے نہ سماتا تھا جیسے اسے دنیا جہان کی سب سے بڑی دولت میسر آگئی ہو۔ ان میں سے اکثر کے پاس اپنے کیمرے تھے انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ حضور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ باری باری فوٹو کھنچوائیں تاکہ ہر شخص اس فوٹو کو [illegible] اپنے پاس [illegible] رکھ سکے۔ حضور نے ان کی اس خواہش کا احترام فرماتے ہوئے انہیں اس کی اجازت دے دی۔ چنانچہ ان میں سے ہر شخص باری باری اس حال میں آگے آ کر حضور کے ساتھ صوفے پر بیٹھ جاتا کہ خوشی کے مارے اس کی باچھیں کھلی پڑتی تھیں۔ یکدم فلیش لائٹیں چمک اٹھتیں اور کمرہ کیمروں کی کلک کلک کی آوازوں سے گونج اٹھتا۔ اسی اثناء میں یوگوسلاوین ماؤں نے زنان خانہ سے اپنے بچے اس درخواست کے ساتھ بھجوانے شروع کر دیئے کہ حضور ان کے سروں پر ہاتھ پھیر کر انہیں برکت بخشیں اور از راہِ ذرہ نوازی ان کے ساتھ فوٹو کھنچوائیں تاکہ بفضل ایزدی ان کے پروان چڑھنے پر یہ یادگاری فوٹو ان کے لئے وجہ افتخار بن سکیں۔ چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے چھوٹے چھوٹے بچے حضور کی خدمت میں پیش ہونے لگے۔ حضور ان میں سے ہر ایک کو پہلے پیار کرتے، بڑے ہی میٹھے انداز میں ان سے باتیں کرتے اور پھر ان میں سے ایک ایک دو دو کو اپنی گود میں کمال شفقت سے بٹھا لیتے۔ بچوں کے والد اگرچہ حضور کے ساتھ قبل ازیں باری باری فوٹو کھنچوا چکے تھے لیکن وہ بھی حضور کے پیچھے پھر آ کھڑے ہوتے کہ اپنے بچوں کے ہمراہ بھی ان کا فوٹو اتر جائے۔ جذبۂ شوق کے زیر اثر حضور ایدہ اللہ کے ساتھ فوٹو کھنچوانے کا یہ سلسلہ نصف گھنٹہ سے زائد عرصہ تک جاری رہا۔ اس تمام عرصہ میں ان یوگوسلاوین دوستوں پہ ایسا کیف کا عالم طاری رہا کہ یوں محسوس ہوتا تھا کہ اس عالم میں نہیں ایک اور ہی عالم میں ہیں اور ان کی جانب سے ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کا اظہار خدائی تصرف کے ماتحت ہو رہا ہے۔

اس کے بعد حضور نے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس طرح جملہ حاضرین نے جن سے مشن ہاؤس کے تمام کمرے بھرے ہوئے تھے حضور ایدہ اللہ کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ نمازوں سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے مشن ہاؤس میں ہی جملہ احباب جماعت اور دیگر حاضرین کے ساتھ ایک ہی دستر خوان پر بیٹھ کر کھانا تناول فرمایا۔ کھانا تناول فرمانے کے دوران اور بعد میں بھی حضور ایدہ اللہ احباب کو غلبۂ اسلام کے ضمن میں انہیں ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ فرماتے رہے۔ ایک یوگوسلاوین دوست برادرم شعیب موسیٰ [illegible] مخلص احمدی ہیں اپنی اہلیہ کو بیعت کرنے سے اس لئے روکا ہوا تھا کہ وہ پہلے قرآن مجید پوری صحت کے ساتھ پڑھنا سیکھیں۔ حضور نے اس بارہ میں ارشاد فرمایا کہ حق کھل جانے پر اسے قبول کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیئے اگر آپ کی اہلیہ پر حق کھل گیا ہے اور وہ دل سے صداقتِ احمدیت کی قائل ہو چکی ہیں تو پھر انہیں بیعت فارم پُر کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ دینی تربیت اس کے بعد ہی ہو سکتی ہے۔ برادرم شعیب موسیٰ صاحب نے زنانہ کمرہ کے دروازہ پر اپنی اہلیہ کو حضور کے منشاء سے آگاہ کیا۔ انہوں نے بخوشی بیعت فارم پُر کرنے پر آمادگی کا اظہار کرتے ہوئے بیعت فارم طلب کیا۔ ان کے بیعت فارم پُر کرنے کی دیر تھی کہ بہت سے دیگر یوگوسلاوین دوستوں اور بہنوں کی طرف سے بھی بیعت فارم دیئے جانے کا مطالبہ ہونے لگا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ خدائی تصرف کے ماتحت وہ سب پہلے ہی سے بیعت فارم پُر کرنے کے لئے بیتاب تھے۔ یہ بات انہیں کسی صورت گوارا نہ تھی کہ اس مبارک و مسعود موقع پر جبکہ دلوں پر ملائکہ کا نزول ہو رہا ہے وہ لبیک کہنے سے محروم رہ جائیں۔ انہوں نے آمنا و صدقنا کا نعرہ بلند کرتے ہوئے فاستبقوا الخیرات کے جذبہ کے تحت ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر بیعت فارم مانگنے شروع کر دیئے۔

انہوں نے اس جذبہ و جوش کے ساتھ بیعت فارم پُر کئے کہ ہر دل پکار اٹھا کہ دلوں کا بدلنا خدا کے اختیار میں ہے۔ وہ جب چاہتا ہے چشم زدن میں انسانوں کی زندگیوں میں انقلاب برپا کر کے ان کی کایا پلٹ دیتا ہے اور بسا اوقات وہ رسالت کے درجہ پر فائز اپنے بندۂ عشق کی زبان و بیان میں ایسی برکت رکھ دیتا ہے کہ اس کی ایک جنبش لب لوگوں کی دنیا بدل کر رکھ دیتی ہے اور وہ سفلی آلودگیوں سے پاک ہو کر عالمِ بالا کی مخلوق نظر آنے لگتے ہیں۔ یہی کچھ اس وقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس میں ہوا۔ حضور نے قبولِ حق میں دیر نہ کرنے کے بارہ میں ارشاد فرمایا ہی تھا کہ دیکھتے ہی دیکھتے چودہ یوگوسلاوین باشندوں (چھ مردوں اور آٹھ خواتین) نے بیعت فارم پُر کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت کا اعلان کر دیا۔ تمام مجلس میں مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی اور سب نے ہی تحمید و تمجید کے کلمات دہرانے شروع کر دیئے۔ بلاشبہ یہ لیلۃ القدر کا وہ وقت [illegible] تھا جو چودہ سعید روحوں کے لئے مطلع الفجر پر منتج ہو کر انہیں مادہ پرستی کی تاریکی سے آسمانی نور میں لانے کا موجب بنا حتیٰ کہ نزولِ ملائکہ کی پاک تاثیرات کے تحت جملہ حاضرین پر اہتزاز کی حالت طاری ہوئے بغیر نہ رہی۔

جب چودہ مرد اور خواتین بیعت فارم پُر کر چکے تو حضور نے بیعت کرنے والے احباب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ بیعت میرے ساتھ نہیں بلکہ خدائے قادر و قدیر کے ساتھ ایک عہد ہے جو آپ نے اس وقت باندھا ہے۔ ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں اسلام دنیا بھر میں غالب آئے گا۔ سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے مطابق وہ زمانہ آ گیا۔ ظہور مہدی علیہ السلام کی دوسری صدی جس کے شروع ہونے میں پندرہ سال رہ گئے ہیں غلبۂ اسلام کی صدی ہو گی۔ آپ نے غلبۂ اسلام کے لئے جد و جہد کرنے اور قربانیاں پیش کرنے کے لئے آج اپنے خدا سے عہد کیا ہے۔

اس ارشاد کے بعد حضور نے نہایت مخلص یوگوسلاوین احمدی برادرم جناب عزت اولی وچ کو جو ترجمان کے فرائض انجام دے رہے تھے ہدایت فرمائی کہ وہ یہ بات نومبائعین تک پہنچا دیں چنانچہ انہوں نے اپنے نومبائع احمدی بھائیوں کو مخاطب کر کے ان تک یوگوسلاوین زبان میں حضور کا یہ ارشاد فرمایا۔ سب نے سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے حضور سے استقامت کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں جناب عزت اولی وچ صاحب نے زنانہ کمرہ کے دروازے پر جا کر ان بہنوں کے سامنے جنہوں نے بیعت فارم پُر کئے تھے یوگوسلاوین زبان میں حضور کے مذکورہ بالا ارشاد کو دہرایا۔ اس کے بعد حضور نے ہاتھ اٹھا کر لمبی پُرسوز دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔ یہ ایک خاص دعا تھی جو دلوں کو سکینت و طمانیت سے بھرنے کا موجب بنی۔ دعا کے بعد بھی قلبی مسرت کے زیر اثر سب کی آنکھیں تمتما رہی تھیں اور لب مالکِ حقیقی کی ستائش میں جنبش کر رہے تھے۔ بلاشبہ خوش قسمت ہیں وہ احباب جنہیں اس مجلس اور اس کے اختتام پر ہونے والی دعا میں شرکت کی توفیق ملی۔

دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے یوگوسلاوین احباب بشمولیت جملہ حاضر [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب کو ایک دفعہ پھر شرف مصافحہ بخشا اور ... کے بعد مشن ہاؤس سے ہوتے ہوئے سکنڈے نیویا واپس تشریف لے آئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے سویڈن میں پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد

رکھے جانے کے سب سے پہلے طیب و شیریں ثمر سے نواز کر دلوں کو خوشی و مسرت سے بھر دیا۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۔

ولادت

مورخہ ۸ کو اللہ تعالیٰ نے مکرم مولوی صالح محمد خان صاحب مبلغ ماریشس کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود میرا نواسہ اور مکرم نتیجہ محمد خان صاحب کا پوتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو صحت والی لمبی زندگی دے اور اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(محمد اسماعیل بقاپوری F/106 ایبے سینیا لائنز کراچی ۳)

اعلاناتِ نکاح

۱- میرے بیٹے عزیزم ملک پرویز احمد صاحب کا نکاح عزیزہ صالحہ بیگم بنت مکرمی چوہدری محمد یوسف صاحب نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۷۵ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمادیں خدا تعالیٰ اس نکاح کو ہر جہت سے مبارک کرے۔ آمین

(ملک مظفر احمد ۳/۲۴ گنج مغلپورہ۔ لاہور)

۲- میرے بیٹے عزیزم لیفٹیننٹ محمد اجمل (بی۔ ایس سی۔ مکینیکل انجنیئر) پاکستان نیوی کا نکاح ہمراہ عزیزہ ادیبہ نذیر بنت برادرم لیفٹیننٹ نور احمد صاحب مرحوم بعوض مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر مورخہ ۵/۱۰ بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں امیر صاحب مقامی کی اجازت سے مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھا۔

احباب جماعت اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد احمد واقفِ زندگی ۲۹/۶ دار الرحمت۔ ربوہ)

۳- مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۵ء کو عزیزم محمد سلیمان یوسف ایم۔ ایس سی ولد محترم قاضی محمد یوسف صاحب واقفِ زندگی کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ الکریم صاحبہ بنت مکرم مولوی محمد بشیر صاحب شاد واقفِ زندگی حال مربی سلسلہ لاہور پندرہ ہزار روپے حق مہر پر مکرم محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے مسجد محمود ربوہ میں بعد نماز عصر پڑھا۔ عزیزم محمد سلیمان یوسف اس وقت لندن یونیورسٹی میں پی۔ ایچ۔ ڈی کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔ (مسعود احمد خان پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

تقریبِ شادی

میرے بیٹے عزیزم کمال الدین خان ایم۔ اے پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول فومنا گھانا ابن مکرم عبد الرحمن خان صاحب بی۔ اے ایل ایل بی۔ بی ٹی (علیگ) مرحوم سابق مبلغ انچارج امریکہ کا نکاح ہمراہ مکرمہ نزہت تبسم صاحبہ بنت مکرم شیخ محبوب الٰہی صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی مبلغ گیارہ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے مسجد مبارک میں ۱۹ر اگست کو پڑھا۔ ۳۱ اگست کو راولپنڈی میں تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ۲ر ستمبر کو ۸ بجے شب دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں بہت سے افراد نے شرکت فرمائی۔ دعوت کے اختتام پر مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے دعا کرائی۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دینی و دنیاوی لحاظ سے نہایت بابرکت فرمائے۔ آمین۔ (ام کمال الدین خان ۵۶۔ کوارٹر تحریک جدید ربوہ)

ضروری اعلان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصحاب یا سلسلہ کی خاص خدمت کرنے والے جو احباب ۱۹۷۵ء کے دوران وفات پا گئے ہیں اُن کے لواحقین کی خدمت میں عرض ہے کہ اگر اُن کی کوئی تصویر اُن کے پاس ہو تو وہ ہمیں ارسال فرمائیں تاکہ الفضل کے "جلسہ سالانہ نمبر" میں اُسے شائع کیا جاسکے ــــ ایسی تصاویر جلد دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں تصویر پاسپورٹ سائز کی ہو تو زیادہ بہتر ہوگا۔ یہ بھی ضروری ہے کہ ان تصاویر پر فوت ہونے والے بزرگوں کے نام اور تاریخ وفات ضرور لکھ دی جائے۔ اصل تصویر واپس کر دی جائے گی۔ (مینجر الفضل۔ ربوہ)

مسجد نور راولپنڈی میں نقیب مسجد کی ضرورت

مسجد نور راولپنڈی کے لئے ایک مستعد، سائیکل چلانے اور اذان دینے والے نقیب کی ضرورت ہے جو مسجد کی صفائی اور مسجد سے متعلق امور سرانجام دے سکے۔ ڈیڑھ صد روپیہ ماہوار تنخواہ کے علاوہ رہائش، پانی، بجلی، سوئی گیس کے استعمال کی سہولت مفت حاصل ہوگی۔

خواہشمند احباب امیر جماعت / صدر جماعت کی معرفت درخواست بھجوائیں۔

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی)

آپ کی اپنی

احمدیہ ٹریول ایجنسی

امریکہ۔ کینیڈا۔ مغربی جرمنی۔ استنبول یونان اور مڈل ایسٹ کے لئے ہوائی اور بحری سفر کی رعایتی ٹکٹوں کی بکنگ کے لئے آج ہی رجوع فرمائیں

★ انڈس ٹریول سروس ★

ٹرانسپورٹ ہاؤس بالمقابل فلیٹی ہوٹل لاہور

سامان برائے فروخت

ڈائی ۱۵ ایمپیئر۔ سوئچ۔ ساکٹ۔ بھری ہی شو
ڈائی ۱۰ ایمپیئر۔ بھری ہی شو۔ ساکٹ سوئچ
ڈائی ۱۵ ایمپیئر۔ شو۔ ساکٹ
پریس مولڈ ٹائپ ۳ عدد۔ کٹنگ پریس ایک عدد ڈرل مشین۔ پالش اڈہ۔ کرنڈا مشین۔ بلاک ٹیبل۔ میز لوہا ۴ عدد۔ بانک ایک۔ سٹوڈ ۳ عدد۔ ورمہ چھوٹا۔
باقی متفرق سامان پیچ کس۔ پلاس وغیرہ اس پتہ پر رجوع کریں:۔

خواجہ غلام محی الدین دکان ۶/۹ غلہ منڈی ربوہ

ربوہ میں کھاد کا تازہ سٹاک

زمیندار اور کاشتکار بھائیوں کی سہولت کے لئے عرض ہے کہ ہمارے ہاں یوریا، امونیا اور سنگل سپر فاسفیٹ کھاد حکومت کے مقرر کردہ نرخوں پر دستیاب ہے۔

صحیح وزن ــــ تازہ سٹاک

چوہدری منور احمد۔ ریلوے روڈ نزد اقصیٰ موڑ۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴